



## رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کسی لشکر یا سریر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اس اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ خیر و بھلائی کی وصیت فرماتے

برید بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کسی لشکر یا سریر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اس اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ خیر و بھلائی کی وصیت کرتے اور فرماتے: ”اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو، جہاد کرو لیکن خیانت نہ کرنا، عداوت شکنی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور جب مشرک دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو، وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں، تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو، سب سے پہلے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالمہاجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی احکام لاگو ہوں گے جو مہاجرین پر لاگو ہوتے ہیں، اگر وہ ہجرت سے انکار کر دیں (اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں) تو انہیں بتانا کہ وہ دیکھتی (بدوی) مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے اور ان پر اللہ کا حکم جاری ہوگا، اور مالِ غنیمت و مالِ فہم میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا الا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوں، اگر وہ اس سے (یعنی اسلام لانے سے) انکار کر دیں تو انہیں جزیرہ دینے کے لیے کہیں گے، اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو، لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد طلب کرو اور ان سے لڑائی شروع کرو اور جب تم کسی قلعے والوں کا محاصرہ کر لو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ (امان کا عہد) طلب کریں تو تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ (امان کا عہد) نہ دو، بلکہ تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ (امان کا عہد) دو، کیوں کہ تمہارا اپنا اور اپنے ساتھیوں کا عہد کو توڑنا اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑنے سے بہت بڑا ملکا ہے اور جب تم کسی قلعے والوں کا محاصرہ کر لو اور اس قلعے والے کے چاہتے ہوں کہ تم انہیں اللہ کے حکم (فیصلہ) پر ہتھیار ڈالنے دو تو تم ایسا نہ کرنا، بلکہ انہیں اپنے حکم (فیصلہ) پر ہتھیار ڈالنے دینا، کیوں تمہیں انہیں معلوم ہے کہ اس سلسلے میں تم اللہ کے فیصلے کو پہنچنے کو یا نہ ہونے

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

برید بن حصیب رضی اللہ عنہ خبر دے رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر یا سریر (فوجی دستے) کو کفار سے جہاد کرنے کے لیے روانہ فرماتے تو ان کا ایک امیر مقرر فرماتے جو ان کی وحدت و اجتماع کی حفاظت کرتا اور ان کے معاملات کو درست رکھتا، پھر اس اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی وصیت فرماتے، اور ان کی اس بات کی طرف رہنمائی کرتے کہ انہیں دشمنوں کے ساتھ کیسا رویہ اپنانا چاہیے، اور انہیں خیانت، عداوت شکنی، مثلہ کرنے اور غیر مکلف لوگوں کو قتل کرنے سے اجتناب کرنے کی تلقین کرتے، اور انہیں یہ ہدایت دیتے کہ مشرکین کو سب سے پہلے اسلام کی دعوت پیش کریں، اگر وہ لوگ یہ بات مان لیں تو انہیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دیں اور انہیں بتائیں کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے لیے وہی حقوق و واجبات ہوں گے جو پہلے ہجرت کرنے والوں کے ہیں، اگر وہ ہجرت سے انکار کر دیں تو ان کے ساتھ دیکھتی مسلمانوں کا سا معاملہ کیا جائے گا، اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیرہ طلب کریں، اگر وہ لوگ جزیرہ دینے سے بھی انکار کریں تو اللہ کی مدد کے بھروسے ان سے جہاد و قتال کریں اور اگر وہ کسی قلعے والوں کا محاصرہ

کریں تو انہیں اللہ کا عہد اور اس کے رسول کا عہد و پیمانہ نہ دیں، بلکہ انہیں اپنا عہد و پیمانہ دیں، کیوں کہ اپنے عہد کو توڑنا اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑنے کے مقابلے میں کم گناہ کا باعث ہے اور جب وہ اپنے لیے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا مطالبہ کریں تو وہ کسی حکم کے ذریعے فیصلہ کر کے اسے اللہ کا حکم نہ بنائیں اس لیے کہ وہ سکتا ہے کہ وہ ان کے بارے میں اللہ کے حکم کو نہ پہنچ سکیں بلکہ ان کے ساتھ خود اپنے فیصلے اور اجتہاد کے مطابق معاملہ کریں۔

<https://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/5933>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

